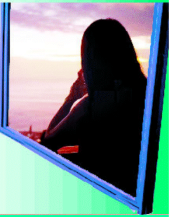


گرمی

مقبول شاعر مشہور غزل فریق گورکھپوری

صفحہ 7 : بزم ادب



درجہ حرارت ٹوٹتا، بنتا ریکارڈ

اسی سال جنوری میں یہ رپورٹ آئی تھی کہ یورپی یونین کی کوپرنیکس کلانٹ چیلنج سروس نے 1850 سے، جب سے موسم کا ریکارڈ رکھا جا رہا ہے۔ 2023 کو گرم ترین سال قرار دیا ہے اور یہ کھاتا ہے کہ 2023 ممکنہ طور پر گزشتہ ایک لاکھ برسوں میں دنیا کا گرم ترین سال تھا۔



چند دہائیوں سے ایک گلوبل وارمنگ پرنسپل وان، دانشور حضرت ہی زیادہ باتیں کیا کرتے تھے۔ اس کے بارے میں عام لوگ سمجھتے تھے کہ اب گلوبل وارمنگ نے یا احساس دلانا شروع کر دیا ہے کہ اس کے بارے میں زیادہ سے زیادہ عام لوگوں کو بھی جاننا چاہیے اور اپنی طرف سے پیش قدمی کرنی چاہیے۔ کئی ممالک نے اس کے لیے سٹیٹمنٹس دیے ہیں۔ اس سال کی شدید گرمی کو دیکھتے ہوئے دنیا بھر میں لوگوں کی توجہ اس کی طرف سے پھیل چکی ہے۔ اس سال کی شدید گرمی کو دیکھتے ہوئے دنیا بھر میں لوگوں کی توجہ اس کی طرف سے پھیل چکی ہے۔ اس سال کی شدید گرمی کو دیکھتے ہوئے دنیا بھر میں لوگوں کی توجہ اس کی طرف سے پھیل چکی ہے۔



درجہ حرارت میں گزرتے سال کے ساتھ اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ یہ اضافہ ان علاقوں میں بھی محسوس کیا جائے گا جہاں گرمی کم پڑا کرتی تھی۔ موسم گرما میں بھی لوگوں کو پڑھنا نہیں ہوتا تھا۔ اسی لیے پیش گوئی ہے کہ درجہ حرارت میں آگرمی ہی اضافہ ہوتا رہا، گرمی آگرمی ہی بڑھتی رہتی ہوگی۔ لوگ نہیں سمجھتے کہ اس کے کیا اثرات ہوں اور وہ پڑھیں۔ اس میں گزرتے سال کے ساتھ اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ یہ اضافہ ان علاقوں میں بھی محسوس کیا جائے گا جہاں گرمی کم پڑا کرتی تھی۔ موسم گرما میں بھی لوگوں کو پڑھنا نہیں ہوتا تھا۔ اسی لیے پیش گوئی ہے کہ درجہ حرارت میں آگرمی ہی اضافہ ہوتا رہا، گرمی آگرمی ہی بڑھتی رہتی ہوگی۔ لوگ نہیں سمجھتے کہ اس کے کیا اثرات ہوں اور وہ پڑھیں۔

پارک جانا واقعہ تیش کی بات ہے۔ اس سال کی شدید گرمی نے ان لوگوں کو بھی سارے گزرتے سال کے ساتھ اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ یہ اضافہ ان علاقوں میں بھی محسوس کیا جائے گا جہاں گرمی کم پڑا کرتی تھی۔ موسم گرما میں بھی لوگوں کو پڑھنا نہیں ہوتا تھا۔ اسی لیے پیش گوئی ہے کہ درجہ حرارت میں آگرمی ہی اضافہ ہوتا رہا، گرمی آگرمی ہی بڑھتی رہتی ہوگی۔ لوگ نہیں سمجھتے کہ اس کے کیا اثرات ہوں اور وہ پڑھیں۔

اگر حالات بہتر ہوں کسی طرح کی پریشانی نہ ہو جاتا ہے۔ اس میں گزرتے سال کے ساتھ اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ یہ اضافہ ان علاقوں میں بھی محسوس کیا جائے گا جہاں گرمی کم پڑا کرتی تھی۔ موسم گرما میں بھی لوگوں کو پڑھنا نہیں ہوتا تھا۔ اسی لیے پیش گوئی ہے کہ درجہ حرارت میں آگرمی ہی اضافہ ہوتا رہا، گرمی آگرمی ہی بڑھتی رہتی ہوگی۔ لوگ نہیں سمجھتے کہ اس کے کیا اثرات ہوں اور وہ پڑھیں۔

71 فیصد تھکنے کی ہو سکتی ہے۔ تحقیق میں شامل ماہرین کا کہنا ہے کہ لوگوں کو اس تھکنے کی جانب راغب کرنے کے لیے ضروری ہے کہ انہیں بتایا جائے کہ اس کے فائدے کیا ہیں اور کھانے پینے کی چیزوں کے پیکٹوں پر پڑھنا چاہیے۔ اس کے فائدے کیا ہیں اور کھانے پینے کی چیزوں کے پیکٹوں پر پڑھنا چاہیے۔ اس کے فائدے کیا ہیں اور کھانے پینے کی چیزوں کے پیکٹوں پر پڑھنا چاہیے۔

71 فیصد تھکنے کی ہو سکتی ہے۔ تحقیق میں شامل ماہرین کا کہنا ہے کہ لوگوں کو اس تھکنے کی جانب راغب کرنے کے لیے ضروری ہے کہ انہیں بتایا جائے کہ اس کے فائدے کیا ہیں اور کھانے پینے کی چیزوں کے پیکٹوں پر پڑھنا چاہیے۔ اس کے فائدے کیا ہیں اور کھانے پینے کی چیزوں کے پیکٹوں پر پڑھنا چاہیے۔

گرمی کا مقابلہ مشروبات سے

موسم گرما میں سب سے زیادہ لیموں کی سکنجبین پی جاتی ہے۔ پھلے سکنجبین بنانے کے لیے لوگ بڑا اہتمام کرتے تھے۔ پشنہ کے سبزی باغ میں ایک سکنجبین بچپنے والے کے ٹھیلے پر بھیڑ لگی رہتی تھی، اب یہ نئے انداز میں بنائی جانے لگی ہے۔

بڑے بزرگ گرمی سے زیادہ پانی پینے کے لیے کہتے ہیں۔ بار بار پانی پینے رہنا مشکل ہوتا ہے۔ اسی لیے اس موسم کے پانی والے پھل کھانے چاہتے ہیں۔ طرح طرح کے مشروبات بنائے جاتے ہیں۔ ان کے پینے سے تھکنے اور تازگی ہوتی ہے۔ گرمی سے مقابلہ کرنے میں بھی اس آسانی ہوتی ہے۔

کرتے ہیں۔ گرمی میں اسے راحت افزا بتایا جاتا ہے۔ لوگ اس کے پھلے کو کھاتے ہیں۔ اس کی سکنجبین کی کمی ہے۔ اس کے پھلے کو کھانے سے تھکنے اور تازگی ہوتی ہے۔ گرمی سے مقابلہ کرنے میں بھی اس آسانی ہوتی ہے۔

کرتے ہیں۔ گرمی میں اسے راحت افزا بتایا جاتا ہے۔ لوگ اس کے پھلے کو کھاتے ہیں۔ اس کی سکنجبین کی کمی ہے۔ اس کے پھلے کو کھانے سے تھکنے اور تازگی ہوتی ہے۔ گرمی سے مقابلہ کرنے میں بھی اس آسانی ہوتی ہے۔



شربت بھی گرمی میں بنائے جاتے ہیں۔ دہلی میں ٹھیلوں پر پھلے کو کھاتے ہیں۔ اس کی سکنجبین کی کمی ہے۔ اس کے پھلے کو کھانے سے تھکنے اور تازگی ہوتی ہے۔ گرمی سے مقابلہ کرنے میں بھی اس آسانی ہوتی ہے۔

شربت بھی گرمی میں بنائے جاتے ہیں۔ دہلی میں ٹھیلوں پر پھلے کو کھاتے ہیں۔ اس کی سکنجبین کی کمی ہے۔ اس کے پھلے کو کھانے سے تھکنے اور تازگی ہوتی ہے۔ گرمی سے مقابلہ کرنے میں بھی اس آسانی ہوتی ہے۔

شربت بھی گرمی میں بنائے جاتے ہیں۔ دہلی میں ٹھیلوں پر پھلے کو کھاتے ہیں۔ اس کی سکنجبین کی کمی ہے۔ اس کے پھلے کو کھانے سے تھکنے اور تازگی ہوتی ہے۔ گرمی سے مقابلہ کرنے میں بھی اس آسانی ہوتی ہے۔